راہ انتظار

فاطمہ خان

NOVEL HUT

All rights are reserved by the author , you can't copy or steal

any of the scenes written in this novel .

If you do so, serious action will be taken .

JazakAllah

NOVEL HUT

قسط نمبر 1

صبح کے آٹھ بج رہے تھے سورج طلوع ھو چکا تھا اور سورج کی کرنیں سارے شہر کو روشن کی ہوی تھی۔ صبح کے معمول کے مطابق سارا شہر آوازوں، شوروں اور قہقوں سے گونج رہا تھا۔ ایسے میں یونیورسٹی کے کھلے میدان میں وہ تینوں باتیں کرنے میں مشغول تھیں۔سب اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے پر ان سب چیزوں سے بے خبر سیاہ عبایا پہنے ایک نیلی انکھوں والی لڑکی گم سم بیٹھی کتاب میں مسلسل کچھ لکھ رہی تھی وہ کبھی لکھتے لکھتے رک جاتی کبھے سر اٹھا کر کر کھلے آسمان کو دیکھتی جہاں بہت سے پرندے ازادی سے اڑنے میں مصروف تھے پھر ایک سرسری سی نظر اپنے ارد گرد کے ماحول پر ڈالتی جہاں گھنے گھنے درخت، پودے آس پاس ٹھلتے ہوے لوگ مختلف

پھولوں کی خشبویں موجود تھیں اور پھر سر جھکا کر واپس لکھنا شروع کر دیتی وہ یقینا اپنی کتاب میں آس پاس کے ماحول کے بارے میں لکھ رہی تھی اس لڑکی کی نیلی انکھیں بہت ہی حسین تھیں اس کی انکھوں میں کچھ پر کشش تھا جو ہر ایک کو اٹریکٹ کرتا تھا وہ لڑکی بہت ہی کم لوگوں سے باتیں کرتی یا شاید کسی سے بھی نہ کیا کرتی اسے لوگوں سے توجہ سمیٹنا اور تعریفیں حاصل کرنا پسند نہیں تھا وہ اپنی تعریفوں سے بھی الجھا کرتی بلاشبہ ووہ لڑکی بہت حسین اور مختلف تھی سب اور کیوں نہ ہوتی وہ عالیہ اورنگزیب تھی

NOVEL HUT

***

اکتوبر کا مہینہ تھا اور دوپہر کا وقت تھا۔ ہر جگہ سناٹا چھایا ہوا تھا۔ اکتوبر کے مہینے میں بھی سورج اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ چمک رہا تھا۔ تیز چلچلاتی دھوپ جس میں پرندے بھی گھر سے نکلنے سی پرہیز کر رہے تھے۔ ایسے

میں عالیہ روز کی طرح درخت کے پرسکون چھاوں میں بیٹھی مسلسل سر جھکائے اپنی ڈائری میں کچھ لکھنے میں مصروف تھی۔ اسے یکدم محسوس ہوا کہ کوئی اسے دیکھ رہا ہے۔ اس نے چونک کر سر اٹھایا اور ادھر اُدھر دیکھا پر وہاں کوئی نہ تھا۔ وہ سر جھٹک کر پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔ وہ کچھ الجھ سی گئی تھی، اس نے ایک بار پھر سے نظریں اٹھا کر دیکھا پر وہاں پھر کوئی نہیں تھا۔ وہ ایک بار پھر سے سر جھکا کر اپنے کام میں مصروف ہوتی کہ اس سے پہلے اسے اپنے سامنے ایک لمبے دراز قد کا لڑکا کھڑا نظر آیا، جو سیاہ شلوار قمیض میں ملبوس تھا۔ ہاتھ میں گھڑی پہنے ہوے بال جیل سے پیچھے کیے ہوئے بڑی نفاست سے بنائے ہوے تھے اور اس سے اٹھتی ہوئی ایک تیز مہک جو عالیہ کو مدہوش کرنے کے لیے کافی تھی۔ وہ واقعی ایک ایسا مرد تھا جو کسی بھی لڑکی کو اپنا دیوانہ بنا سکتا تھا۔ نا جانے ایسی کتنی لڑکیاں تھی جو اسے مڑ مڑ کر

دیکھا کرتی تھیں۔ اسکا جائزہ لیتے ہوئے عالیہ ایک دم ٹھرگئ اس لڑکے کی بھوری آنکھوں پر اس کی نظر رک گئ۔ اس کی صرف آنکھیں حسین تھی یا وہ خود اتنا حسین تھا عالیہ سمجھ نہیں پائ۔ عالیہ نے اپنی نظر بمشکل سے اس سے ہٹاتے ہوئے پوچھا، آپ کون ہیں اوریہاں کیا کر رہے ہیں؟ لڑکے نے اپنے جواب کو مختصر رکھتے ہوئے صرف اتنا بتایا کہ آپ اپنا رجسٹر بھول گئ تھیں بس وہی واپس کرنے آیا ہوں نظریں اب بھی عالیہ کے چہرے پر جمی ہوئ تھی۔ عالیہ نے جب اپنی نظریں ادھر اُدھر گھمائیں تو اسے پتا چلا کہ وہ واقعی میں اپنا رجسٹر بھول گئ ہے۔ عالیہ نے اپنا رجسٹر واپس لیا اور ساتھ ہی اس لڑکے کا شکریہ ادا کیا اور عالیہ کی نظر اب بھی اس کی آنکھوں پر تھیں، اور وہ منتظر تھی کہ شاید وہ کچھ اور بھی کہے گا، کیونکہ یہ جواب وہ نہیں تھا جو عالیہ سننا چاہتی تھی۔ پر وہ لڑکا جانے کے لیے مڑگیا اور عالیہ نے بے اختیار اس سے پوچھا

آپ کا نام پر وہ مڑ چکا تھا۔ اس نے سنا نہیں یا شاید سن کر انسنا کردیا۔ عالیہ کے دل میں کہیں کچھ ٹوٹ گیا تھا۔ جاتے ہوئے لڑکے نے محض ایک نظر اس پر ڈالیں جو خوبصورت سے گرے عباے میں ملبوس تھی ھاتھ میں قلم لیے سر جھکائے پھر سے لکھنے میں مصروف ہو گئی تھی ٹانگیں وہ مسلسل ہلا رہی تھی وہ بالکل اپنے کام میں مگن لگ رہی تھی اس نیلی آنکھوں والی لڑکی کو دیکھتے ہوئے لڑکے کے چہرے پر ایک مسکراہٹ اُمڈ آئی عالیہ نے اپنے اوپر نظریں محسوس کی تو پھر اپنی پلکیں اٹھایں تو بھوری آنکھیں نیلی آنکھوں سے ٹکرایں، دھڑکنیں بے ترتیب ہوئیں، اور وقت وہ تو مانو بلکل تھم سا گیا۔ اس لڑکے نے اس لمحے صرف اتنا کہا کہ تمہاری آنکھیں بہت خوبصورت ہیں لڑکی ! یہ آنسو کی حقدار نہیں ہیں اور مڑ گیا، عالیہ نے کچھ نا سمجھی سے اسے دیکھا وہ کچھ پوچھنا چاہتی تھی پر وہ جا چکا تھا وہ اسے جاتا وا دیکھ رہی تھی وہ اسے

روکتی کیسے وہ قدم قدم چلتا ہوا دور چلا گیا اتنی دور کے وہ عالیہ کی آنکھوں سے اوجھل ہو گیا تھا۔ عالیہ ابھی بھی مدہوش تھی اس کے دماغ میں ابھی بھی وہی جملہ گردش کر رہا تھا، عالیہ کو کبھی کسی سے ہمدردی لینا اچھا نہیں لگا، پر آج اس لڑکے کے کہے گئے یہ الفاظ اسکے چہرے کی مسکان بن گئے تھے، عالیہ خوش ہو گئ تھی۔ ایک ڈورا الجھی تھی تو ایک سلجھ بھی گئ تھی عالیہ کے دل میں جو ٹوٹا تھا وہ جڑ بھی گیا تھا۔ اسے ایک امید مل گئ تھی۔ لیکن وہلیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ اس لمحے کے بعد اس کے جڑے ہوئے دل میں بہت کچھ ٹوٹنا اور ٹوٹ کے بکھرنا باقی ہے۔۔

***

NOVEL HUT

FROM NOVEL-HUT

If you are a writer and confused about where to publish

your novel , no worries . novel - hut is here.

to publish your contact us on instagram : novel_hut_ .

Enjoy reading !

عالیہ جوائنٹ فیملی میں رہنے والی لڑکی تھی عالیہ کے دو چھوٹے چاچو تھے فرقان چاچو جن کا ایک بیٹا بران باہر پڑھنے گئے ھوا تھا اور یاسر چاچو جن کی ایک بیٹی تھی سامیہ- بھائیوں میں سب سے بڑے اورنگزیب عالم تھے اور ان کا ہر حکم مانا جاتا تھا والدین کے بعد اب وہی اس گھر کے سربراہ تھے سب ان کے حکم کا احترام کرتے لہجے کے سخت تھے اور غصہ تو بہت ہی تھا پر گھر میں رہنے والے ہر فرد کو اپنی اولاد کی طرح چہاتے تھے عالیہ ان کی اکلوتی بیٹی تھی جسے وہ بہت چاہتے تھے ہر ایک خواہش کا خیال رکھتے لیکن کبھی کبھی اگر کسی فیصلے میں اڑ جاتے تو پیچھے نہیں ہٹا کرتے پھر چاہیئے سامنے ان کے لاڈلی بیٹی کیوں نہ ہو اور ان کی یہی ضد اور انا پوری قصر عالم پر بھاری پڑنے والی تھی

***

قسرِ عالم میں ہر طرف شوری شور تھا شہنائیاں بج رہی تھیں اور سامیہ کی شادی کی تیاریاں چل رہی تھی سامیہ کا رشتہ ایک اچھے گھرانے میں ہوا تھا اس کی منگنی کالج میں ہی کر دی گئی تھی اور اب دو دن بعد اس کی رخصتی تھی سامیہ شکلوں کی صورت کی بہت اچھی تھی اور ڈگری بھی مکمل کر چکی تھی اس کی شادی بھی اورنگزیب عالم نے طے کی تھی اور وہ اس فیصلے سے بہت خوش تھی پورے گھر میں لوگوں کا آنا جانا لگا ہوا تھا اور ہر طرف گانے چل رہے تھے کچھ لڑکیاں مہندی لگانے میں مصروف تھی تو کچھ بازار آنا جانا کر رہی تھیں اور ایسے میں عالیہ خاموشی سے گھر میں داخل ہوتے ہی اپنے کمرے کی طرف چلی گئی عالیہ کو اس سب میں کوئی دلچسپی نہیں تھی اسے شور و گل بالکل نہیں پسند تھا اسے دوسری لڑکیوں کی طرح گانے گانا کلبس میں جانا دوستی کرنا اوٹنگ کے لیے باہر جانا نہیں پسند تھا- وہ ایک بہت نرم مزاج لڑکی تھی جسے

صرف تنہائی پسند تھی اسے شاعری کرنا پسند تھا اس کے دوست بھی بہت کم تھے یا شاید تھے ہی نہیں وہ روز ہی اپنے یونیورسٹی سے آکر اپنے کمرے میں بند ہو جایا کرتی اور صرف کھانے کے وقت کمرے سے باہر نکلا کرتی عالیہ پہلے ایسے نہیں ہوا کرتی تھی وہ بھی دوسری لڑکیوں کی طرح خوش مزاج اور دوسری ایکٹیوٹیز میں دلچسپی لینے والی لڑکی ہوا کرتی تھی لیکن اس کی زندگی میں ایسا بہت کچھ ہوا تھا جس نے اسے بالکل بدل کے رکھ دیا تھا گھر والوں نے بھی اس کا یہ بدلا ہوا رویہ نوٹ کیا تھا لیکن اب وہ سب اس کے عادی ھو گئے تھے

NOVEL HUT

***

جہاں سب لوگ باہر مزے کرنے میں مصروف تھے اور ایک دوسرے سے باتیں کرنے میں مشغول تھے وہاں عالیہ اپنے کمرے میں خاموشی سے بیٹھے اپنی کتاب میں کچھ لکھ رہی تھی عالیہ کی ایک

ایک ڈائری ہوا کرتی تھی جس میں وہ اپنی پسند کی چیزیں لکھا کرتی جیسے شاعریاں غزلیں اور کسی کہہ گئ کوئ خوبصورت الفاظ اور اگر کبھی کسی آیات کا ترجمہ پسند اتا تو وہ بھی لکھ لیا کرتی اج بھی وہ اپنی ڈائری میں کچھ ایسا ہی لکھنے بیٹھی تھی مسلسل ہاتھوں میں قلم گھمائے کچھ سوچ رہی تھی یک دم اس کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے اور اور پھر اس نے سر جھکا کر ایک شعر لکھنا شروع کر دیا

" اس کا دیدار وہ بھی انکھوں میں انکھیں ڈال کر اے دل ناداں
تیری حسرت پوری کرنا میرے بس کی بات نہیں"

وہ شیر مکمل کرنے کے بعد چہرے پر ایک مسکان کے ساتھ سے پڑے رہی تھی پڑھتے پڑھتے وہ سوچنے لگی کہ میں نے ایسا شعر ہی کیوں لکھا میرے دماغ میں ایسا شعر کیوں ایا اس کی شاعریاں اکثر دوستی پر تنہائی پر اور کتابوں پر ہوا

NOVEL HUT

کرتی یہ شاید پہلی بار تھا جب اس نے کوئی شعر عشق مزاجی پر لکھا تھا وہ جان کر
انجان بن رہی تھی لیکن اخر اپنے سامنے کوئی کب تک انجان بن سکتا ہے اور
بالاخر اس نے اپنا قلم ڈائری میں رکھا ڈائری بند کی تھوڑی پر ہاتھ رکھ کے کھڑکی
سے باہر دیکھنے لگی اور ایک بار پھر سے صبح والے واقعے کے بارے میں سوچنا
شروع ہو گئی اس وقت سے وہ اب تک اس واقعے کے بارے میں کتنی بار
سوچ چکی تھی اس کا اندازہ لگانا مشکل تھا اور اخر میں وہ محض اسے وہم سمجھ
کر جھٹک دیتی اس لڑکے کی وہ بھوری انکھیں عالیہ کے ذہن میں کہیں بس سی
گئی تھیں اور اس کی تیز مہک کو اب تک محسوس کر سکتی تھی وہ واقعی کسی
شہزادے سے کم نہ تھا اور کتنا اچھا ہوتا اگر وہ شہزادہ میرے لیے بنا ہو تھا یہ سو
کر ایک اداس سی مسکراہٹ عالیہ کے چہرے پر اُمڈ ائی یہ پہلی بار تھا جب
عالیہ کسی لڑکے کے بارے میں اتنا سوچ رہی تھی وہ اپنے اپ کو ایک عام

سی لڑکی سمجھ رہی تھی پر وہ عام سی لڑکی کسی کی نظر میں کتنی خاص ہے وہ نہیں جانتی تھی

***

(جاری ہے)

NOVEL HUT

CONTACT THE AUTHOR

If you want to contact the author we will mention her

instagram link here.

Novel-hut at your service

JazakAllah

NOVEL HUT

writer's instagram : Fatima Khan